تبصرے

رجال السند والہند الی القرن السابع

از:۔ مولانا ابو المعالی قاضی اطہر مبارکپوری تقطیع کلاں۔ ضخامت ۳۲۸ صفحات ٹائپ جلی اور روشن۔ قیمت غہ روپیہ۔ پتہ:۔ (۱) دار المصنفین اعظم گڈھ (۲) ندوۃ المصنفین جامع مسجد دھلی۔

دوسرے ممالک اسلامیہ کی طرح سند اور ہند میں (جو عرب مورخین کے نزدیک دو مستقل ملک تھے) ہر علم وفن کے بڑے بڑے امام اور نامور بزرگ پیدا ہوئے ہیں جن کی کوششوں سے ان ملکوں کی علمی وادبی۔ روحانی اور مذہبی روایات کسی طرح دوسرے اسلامی ملکوں سے کم نہیں ہیں چنانچہ خاص ان ملکوں کے حالات میں متقدمین نے مستقل کتابیں لکھی ہیں لیکن وہ آجکل ناپید ہیں۔ البتہ تاریخ وجغرافیہ اور تذکرہ وسوانح کی ضخیم کتابوں میں ان حضرات کے حالات وسوانح پراگندہ طور پر اب بھی ملتے ہیں مولانا اطہر مبارکپوری نے یہ بڑا کام کیا کہ ان سب کو یکجا کر دیا ہے۔ اس میں تین سو سولہ عورتوں اور مردوں کا تذکرہ ہے جو علم وادب۔ طب۔ تصوف۔ سلطنت وسیاست۔ یا شاعری یا کسی اور حیثیت سے شہرت رکھتے تھے۔ شروع میں لائق مصنف نے ایک طویل مقدمہ میں ان کتابوں کا تذکرہ کیا ہے جو سندو ہند پر متقدمین ومتاخرین نے لکھی تھیں اور ساتھ ہی علمی اور ادبی اعتبار سے عالم اسلام میں سندو ہند کا کیا مقام ومرتبہ رہا ہے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد ان دونوں ملکوں کے مشہور شہر جن کا ذکر کتاب میں اکثر وبیشتر آیا ہے ان سب کا تعارف یکجائی طور پر کرا دیا ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں ہے بلکہ متن کتاب میں اگر کسی خاندان یا قبیلہ وغیرہ کا ذکر آگیا ہے جو عام طور پر معروف نہیں ہیں یا کسی خاص اہمیت کے